مدیر

منصور احمد نورالدین

تصاویر تربیتی کلاس

محترم صدر صاحب کا پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ کے نام

پیارے خدام بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 رمئی 2004ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ نمازوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آج اگر آپ دیکھیں تو بحیثیت جماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو زکوٰۃ کے نظام کو بھی قائم رکھے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر مالی قربانیاں کرنے والی بھی ہے۔ اور اس میں خلافت کا نظام بھی رائج ہے۔ **پس اس نظام کی برکت سے آپ تبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب حقیقی معنوں میں مکمل طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔** اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے اور عاشق صادق کی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 مئی 2006ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور ہم ہر آن خدا کے فضلوں کے مورد بنتے ہوئے نظام خلافت کی برکات سے مالا مال ہوتے رہیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

سید محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ

خالد

ستمبر 2006ء

تبوک 1385 ہش

جلد 53

شمارہ نمبر 9

monthlykhalid52@yahoo.com

اس شمارے میں

کمپوزنگ: اقبال احمد زبیر　پبلشر: قمر احمد محمود　مینیجر: عزیز احمد　پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر

مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)　مقام اشاعت: ایوان محمود دار الصدر جنوبی　قیمت ۱۲ روپے ...... سالانہ ۱۰۰

Ph: +92 47 6212349 - 6215415 - 6212685　Fax: +92 47 6213091

اداریہ

میں خوش کیوں ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”میرے دل میں تین خوشیاں ہیں جو میرے لئے دنیا اور آخرت میں بس ہیں۔

۞ ایک یہ کہ میں نے اس سچے خدا کو پالیا ہے جو در حقیقت خدا ہے۔ جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی جھکتا ہے جیسا کہ ایک عارف جھکتا ہے۔

۞ دوسری یہ کہ اس کی رضامندی میں نے اپنے شامل حال دیکھی ہے اور اس کی رحمت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

۞ تیسرے یہ کہ میں نے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے اور ایسا کامل رحیم ہے کہ ایک رحم اس کا تو عام ہے اور ایک خاص رحم اس کا ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وہ قدیر ہے۔ جس کی تکلیف کو راحت کے ساتھ بدلنا چاہے ایک دم میں بدل سکتا ہے۔ یہ تین صفتیں اس کے پرستاروں کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہیں۔“
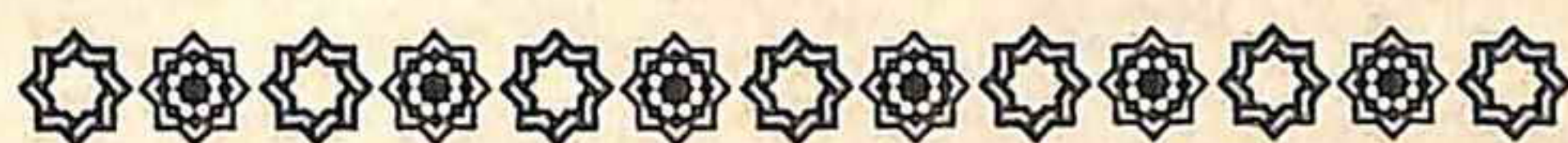
(تشحیذ الاذہان صفحہ 92، 1906)

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

مشعل راہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

علم وعرفان کا چشمہ..........قرآن مجید

''اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اپنی شریعت بھی کامل کی اور آخری شرعی کتاب قرآن کریم کی صورت میں نازل فرمائی جس میں گزشتہ انبیاء کے تمام واقعات بھی آ گئے اور تمام شرعی احکام بھی اس میں آ گئے اور آئندہ کی پیش خبریاں بھی اس میں آ گئیں۔ اور تمام علوم موجودہ بھی اور آئندہ بھی، ان کا بھی اس میں احاطہ ہو گیا گویا کہ علم وعرفان کا ایک چشمہ جاری ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایک ایسا چشمہ ہے جو پاک دل ہو کر اس سے فیض اٹھانا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ وہ تقویٰ میں بھی آگے بڑھے گا، وہ ہدایت پانے والوں میں بھی شمار ہو گا کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اس کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری ہے۔ اور وہ ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا''۔

قرآن..........نصیحت کے لیے آسان

تو یہ دعویٰ ہے جو اس کتاب کا ہے اگر تم پاک دل ہو کر اس کی طرف آؤ گے، ہر کانٹے سے ہر جھاڑی سے جو تمہیں اُلجھا سکتی ہے، تمہیں بچنے کی تمنا ہے اور نہ صرف تمہیں بچنے کی تمنا ہے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنے والے بھی ہو اور تمہارے دل میں اگر اس کے ساتھ خدا کا خوف بھی ہے، اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش بھی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش اور تڑپ بھی ہے پھر یہ کتاب ہے جو تمہیں ہدایت کی طرف لے جائے گی۔ اور جب انسان، ایک مومن انسان، تقویٰ کے راستوں پر چلنے کا خواہشمند انسان قرآن کریم کو پڑھے گا، سمجھے گا اور غور کرے گا اور اس پر عمل کرے گا تو

اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس ذریعے سے ہدایت کے راستے بھی پاتا چلا جائے گا اور تقویٰ پر بھی قائم ہوتا چلا جائے گا، تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور قرآن کریم کی ہدایت تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب کرے گی۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے والے بھی ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کیونکہ انسانی فطرت کو بھی جانتا ہے اس لئے ہمیں قرآن کریم نے اس بات کی بھی تسلی دے دی کہ یہ کام تمہارے خیال میں بہت مشکل ہے۔ عام طور پر تمہیں یہ خیال نہ آئے کہ اس کتاب کے احکام ہر ایک کو سمجھ نہیں آ سکتے، ہر ایک کے لئے ان کو سمجھنا مشکل ہے۔ اگر کوئی سمجھ آ بھی جائیں تو اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ تو اس بارے میں بھی قرآن کریم نے کھول کر بتا دیا کہ یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔ یہ بڑی آسان کتاب ہے۔ اور اس کی یہی خوبی ہے کہ یہ ہر طبقے اور مختلف استعدادوں کے لوگوں کے لئے راستہ دکھانے کا باعث بنتی ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے، ہدایت کے راستے تلاش کرنا چاہتا ہے، وہ نیک نیت ہو کر، پاک دل ہو کر اس کو پڑھے اور اپنی عقل کے مطابق اس پر غور کرے، اپنی زندگی کو اس کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ کوشش تو بہر حال شرط ہے وہ تو کرنی پڑتی ہے۔ دنیاوی چیزوں کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اس کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ روٹی کمانے کے لئے دیکھ لیں کتنی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کا شیوہ ہی نکمے بیٹھ کر کھانا ہوتا ہے۔ دوسروں سے امید لگائے بیٹھے ہوتے ہیں یا ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیویوں کو کہتے ہیں جاؤ کماؤ، میں گھر میں بیٹھتا ہوں۔ پیشہ ور مانگنے والے بھی مانگنے کی کوششوں میں محنت کرتے ہیں۔ یہاں مغرب میں بھی بہت سارے مانگنے والے سارا دن باجے، ڈھول اور دوسری اس طرح کی چیزیں لے کر سڑکوں اور پارکوں میں بیٹھتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس کوشش میں ہی ہے نا! کہ روٹی حاصل کی جائے۔ تو بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر کوشش کرو گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی، ہدایت پانے کی اور تقویٰ حاصل کرنے کی تو پھر تمہیں اس کتاب سے بہت کچھ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نیت نیک ہے تو میں نے اس کو تمہارے لئے آسان کر دیا ہے اور کر دوں گا، بشرطیکہ تم اس کو پڑھ کر عمل کر کے ہدایت پانا چاہو۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ (القمر:18)، اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے، پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ؟ پس یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے، یہ اس کا دعویٰ ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اس کی فطرت کی ہر اونچ نیچ کو جانتا ہے۔ اس کے اندر کو بھی جانتا ہے جہاں تک انسان خود بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس کو پتہ ہے کہ کس شخص کی کتنی استعدادیں ہیں۔ اور

اس کی فطرت میں کیا کیا خوبیاں یا برائیاں ہیں۔ اس نے فرمایا کہ تم نصیحت پکڑنے والے بنو تم اس کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے بنو۔ صرف نام کے مسلمان ہی نہ ہو۔ صرف یہ دعویٰ کر کے کہ ہم نے امام مہدی کو مان لیا اور بس قصہ ختم، اس کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ جاؤ۔ اگر اس طرح کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھلانے والے ہو گے۔ اور اگر نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کو پانے کی تلاش میں ہو گے، اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہو گے۔ تو فرمایا کہ میں نے قرآن کریم میں انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے آسان انداز میں نصیحت کی ہے۔ بڑے آسان حکم دیئے ہیں جن پر ہر ایک عمل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اس میں تمام بنیادی اخلاق اور اصول وقواعد کا ذکر بھی آ گیا جن پر عمل کرنا کسی کم سے کم استعداد والے کے لئے بھی مشکل نہیں ہے۔ عبادتوں کے متعلق بھی احکام ہیں تو وہ ہر ایک کی اپنی استعداد کے مطابق ہے۔ عورتوں کے متعلق حکم ہیں تو وہ ان کی طاقت کے مطابق ہیں۔ گھریلو تعلقات چلانے کے لئے حکم ہے تو وہ عین انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ معاشرے میں تعلقات اور لین دین کے بارے میں حکم ہے تو وہ ایسا کہ ایک عام آدمی جس کو نیکی کا خیال ہے وہ بغیر اپنا یا دوسرے کا نقصان کئے اس پر عمل کر سکتا ہے۔ پھر جن باتوں کی سمجھ نہ آئے یا بعض ایسے حکم ہیں جو بعض لوگوں کی ذہنی استعدادوں سے زیادہ ہوں، اور بعض گہری عرفان کی باتیں ہیں ان کے سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زیادہ استعداد والوں کو علم دیا کہ انہوں نے ایسے مسائل آسان کر کے ہمارے سامنے رکھے دیئے۔ اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جن کو اللہ تعالیٰ نے حَکَم اور عَدَل بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے قرآن کریم کے ایسے چھپے خزانے جن تک ایک عام آدمی پہنچ نہیں سکتا تھا ان خزانوں کے بارے میں کھول کر وضاحت کر دی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ اور اس دعویٰ کے مطابق ہے کہ اگر تمہیں نصیحت حاصل کرنے کا شوق ہے تو ہم نے قرآن کریم کو آسان بنایا ہے۔ کیونکہ بعض معارف ایسے ہیں کہ ایک عام آدمی کی استعداد سے زیادہ ہیں، اس کی سمجھ سے بالا ہیں۔ ان کو کھولنے کے لئے فرمایا کہ میں اپنے پیاروں پر علم کے معارف کھولتا رہا ہوں اور رہتا ہوں اور اس زمانے میں یہ تمام دروازے مسیح موعود اور مہدی موعود پر کھول دیئے ہیں۔ پس انہوں نے جس طرح آسان کر کے، کھول کر قرآن کریم کی نصیحت ہمیں پہنچائی ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی ان نصائح پر عمل نہیں کرتا، جن کی خدا تعالیٰ سے علم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے، تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی نصیحت کو آسان کر کے سمجھانے کے لئے اپنا نمائندہ بھیج

دیا ہے، اس کی بات نہ ماننا بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اس کو نہ ماننے کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ جن نصائح اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو امام وقت نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آسان کر کے دکھایا ہے، اس میں یہ لوگ ایچ پیچ تلاش کرتے ہیں اور بعض باتوں کو ناقابل عمل بنا دیا ہے۔ کچھ حکموں کو کہہ دیا کہ منسوخ ہو گئے۔ کچھ کو صرف قصہ کہانی کے طور پر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو کہہ دیا تھا کہ بعض باتیں صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کو اللہ نے کامل علم دیا ہے۔ اور اب جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے وعدے کے مطابق دین کو سنبھالنے والا ایک پہلوان حکم اور عدل آ گیا تو ان تفسیروں کو بھی ماننا ضروری ہے جو اس نے کی ہیں۔

ایک احمدی کا فرض

بہر حال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہو گا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں''۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ ۶۸۲ تا ۶۸۷)

✿✿✿✿✿
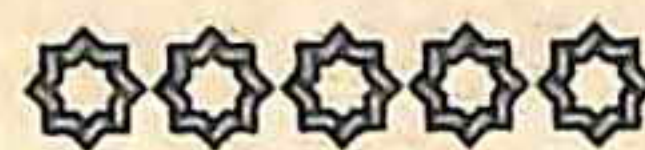
احادیث رسول ﷺ

مجالس کے آداب

(منصور احمد نور الدین)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زندگی گزارنے کے ہر پہلو کی طرف نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ کہیں آپ صحابہ کو خطبات میں نصیحت کرتے ہیں، کبھی نماز سے فارغ ہو کر ان کو اپنی بیش قیمت نصائح سے متمتع فرماتے ہیں، کہیں خود اپنے وجود باجود سے وہ فعل سرانجام دیتے ہیں کہ جو لوگوں کے راہنمائی کا باعث بن جاتا ہے اسی طرح کسی غلطی کی طرف (غلطی کرنے والے کا نام لئے بغیر) توجہ دلاتے ہوئے بڑے احسن انداز میں اس کی درستگی فرماتے ہیں۔ جب انسان کسی معاشرے میں رہتا ہے تو اس پر معاشرے کے کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کا تعلق دوسرے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ انہی میں سے ایک مجالس ہیں۔ جب انسان ایک مجلس میں موجود ہوتا ہے تو کئی مرتبہ وہ نہ چاہتے ہوئے، غیر دانستہ کسی دوسرے کا حق تلف کر رہا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مجالس میں بیٹھنے کے آداب سکھائے ہیں۔ آیئے ان آداب کا مطالعہ کریں۔

﴿1﴾

حضرت واثلہ بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام اسے جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔ وہ شخص کہنے لگا۔ حضور جگہ بہت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اُسے جگہ دے۔

(بیھقی فی شعب الایمان. مشکوۃ باب القیام)

﴿2﴾

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

(مسلم کتاب السلام باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به)

﴿3﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی ایسی مجلس

میں بیٹھا ہو جس میں لغو اور بیکار باتیں ہوتی رہیں اور اس نے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ! تو پاک ہے تیری حمد بیان کرتے ہوئے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس قصور کو معاف کر دے گا جو اس مجلس میں بیکار اور لغو باتوں میں شامل رہنے کی وجہ سے اس سے سرزد ہوا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا قام من مجلسه)

﴿4﴾

حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو بیس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا۔ آپؐ نے انہی الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے۔

(ترمذی ابواب الاستئذان فی فضل السلام)

﴿5﴾

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وُسعتِ قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس)

﴿6﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی سعة المجلس)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشادہ مجالس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اگر مجلسوں میں تمہیں کہا جائے کہ کشادہ ہو کر بیٹھو یعنی دوسروں کو جگہ دو تو جلد جگہ کشادہ کر دو تا دوسرے بیٹھیں اور اگر کہا جائے تم اٹھ جاؤ تو پھر بغیر چون و چرا کے اٹھ جاؤ۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۶)

﴿7﴾

حضرت جابر بن سَمُرَہُ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا بات ہے میں تمہیں الگ الگ ٹکڑیوں میں بیٹھے ہوئے دیکھ رہا ہوں''۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی التحلق)

﴿8﴾

حضرت جابر بن سَمُرَہُ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مجلس لگا کر بیٹھے ہوئے ہوتے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہاں تشریف لاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی التحلق)

﴿9﴾

حضرت حُذَیفَہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو مجلس کے حلقہ کے درمیان آ بیٹھے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب الجلوس وسط الحلقة)

﴿10﴾

حضرت اُسامہؓ بن شُریک بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ کے صحابہؓ یوں بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے ہوں۔ میں نے سلام عرض کیا پھر بیٹھ گیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطبّ باب فی الرجل یتداوی)

﴿11﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رستوں پر بیٹھنے سے بچو'' اس پر صحابہ نے عرض کی ''ہمیں رستوں پر مجلس لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ وہاں بیٹھ کر ہم باتیں کرتے ہیں'' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم رستوں پر نہ بیٹھنے سے انکار کرتے ہو (یعنی اگر اس کے

سوا کوئی چارہ نہیں) تو پھر رستے کو اس کا حق دو' اس پر انہوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ''رستہ کا کیا حق ہے؟'' آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''غضِ بصر سے کام لینا، تکلیف دِہ چیزوں کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیک باتوں کا حکم دینا اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنا''۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الجلوس بالطرقات)

﴿12﴾

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی اپنے بھائی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے اور جب وہ اس کے پاس سے جائے تو اس کی نظریں اس کا پیچھا کرتی رہیں یا وہ اس سے یہ پوچھے کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں جارہے ہو؟ (الادب المفرد للبخاری باب هل يقول من اين اقبلت)

﴿13﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور اس میں گھر میں موجود کنوئیں کا پانی ملایا گیا۔ (پیش کئے جانے پر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا۔ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اپنا تبرک ابوبکر کو دیجیے حالانکہ ابوبکر و عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ ایک اعرابی کو پینے کو دیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ'' دائیں طرف والا تو دائیں طرف والا ہے یعنی دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔

(مسلم کتاب الاشربه. باب استحباب ادارة الماء و اللبن و نحو هما على يمين المبتدى)

﴿14﴾

حضرت سهل بن سعد ساعدی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف ایک بچہ تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے سے دریافت کیا' کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ مشروب ان بڑوں کو دے دوں۔ اس پر اس نے کہا۔ اللہ کی قسم! ہرگز نہیں آپ سے ملنے والا جو میرا حصہ ہے میں اس پر کسی اور کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس بچے کا جواب پانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب کا پیالا اس بچے کے ہاتھ میں دے دیا۔

(مسلم كتاب الاشربه. باب استحباب ادارة الماء و اللبن و نحوهما على يمين المبتدى)

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

خدام سے حسن سلوک (2)

(مکرم مختار احمد صاحب مربی سلسلہ ہزارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے خدام سے پیار، محبت، حسن سلوک اور شفقت کے چند دل موہ لینے والے واقعات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:-

''گاہے حضور علیہ السلام اپنے باغ سے آم منگوا کر خدام کو کھلاتے۔ایک دفعہ عاجز راقم لاہور سے چند یوم کی رخصت پر قادیان آیا ہوا تھا۔کہ حضور علیہ السلام نے عاجز راقم کی خاطر ایک ٹوکرا آموں کا منگوایا۔اور مجھے اپنے کمرہ (نشست گاہ) میں بلا کر فرمایا۔کہ مفتی صاحب! یہ میں نے آپ کے واسطے منگوایا ہے۔کھالیں۔میں کتنے کھا سکتا تھا۔چند ایک میں نے کھالئے۔اس پر تعجب سے فرمایا۔کہ آپ نے بہت تھوڑے کھائے ہیں''۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۳۲۶)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی بیماری کے دنوں میں حضور علیہ السلام کا سلوک حضرت مولوی صاحب کے ساتھ جہاں ایام علالت میں خیال رکھنے کی بہترین مثال ہے وہاں اپنے خادم کے ساتھ محبت اور شفقت کی نادر مثال ہے۔

''مولوی صاحب کے لئے انگور، سردے، انار وغیرہ ہر ایک قسم کا پھل ہر وقت موجود رہتا۔مولوی صاحب کو صحت میں بھی ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے بڑی محبت رہی ہے یہاں تک کہ موسم سرما میں بھی چھت کے اوپر پانی رکھوا چھوڑتے تھے۔اور وہی یخ کی طرح کا پانی جاڑوں میں پیتے تھے۔اس بیماری میں چونکہ شروع سے ہی تپ کی شکایت ساتھ ساتھ رہی بعض اوقات حرارت زیادہ ہو جاتی تھی مولوی صاحب کو برف کی بہت ضرورت محسوس ہوتی تھی اس لئے حضرت اقدس نے ان کے لئے یہ التزام کیا ہوا تھا کہ اکٹھی دو تین من برف منگوا لیتے اور پھر جب وہ قریب ختم کے ہوتی تو اور آدمی لاہور یا امرتسر بھیج کراتنی ہی برف منگوا لیتے اور اس ذخیرہ کو کم نہ ہونے دیتے۔جس وقت کہ مولوی صاحب کا انتقال ہوا ایک من کے قریب برف موجود تھی۔اور مولوی اللہ یار محمد صاحب اور برف لانے کے لئے حضرت کے حکم سے لاہور جانے کو تیار تھے کہ یہ حادثہ ہو گیا......مولوی صاحب کو چونکہ بہت ضعف

ہو گیا تھا کوئی بوجھل غذا ہضم نہ کر سکتے تھے اس لئے ایک مہینے سے زائد عرصہ سے رات کے لئے حضرت اقدس تین چار مرغ کی یخنی ہر روز تیار کرواتے اور بکرے کے گوشت کا جگ سوپ اس کے علاوہ اکثر تیار کروا دیتے۔ بعد میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی کی یہ یخنی وغیرہ جو دی جاتی ہے اس میں مقدار بہت ہوتی ہے۔ مگر اصل طاقت کا جزو کم ہوتا ہے۔ انگلینڈ سے تیار ہو کر ایک قسم کا گوشت کا ست آتا ہے (Whythe's beef juice) مدت تک مولوی صاحب مرحوم کو دیا گیا۔ ایک شیشی جس میں قریب دو اونس (ایک چھٹانک) کی غذا ہوتی تھی۔ تین روپیہ میں آتی ہے۔ حضرت اقدس نے نے اس کی کئی شیشیاں ان کے لئے خریدیں''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ ۱۹۸)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''ایک دفعہ میں وضو کے واسطے پانی کی تلاش میں لوٹ ہاتھ میں لئے اس دروزے کے اندر گیا۔ (بیت) مبارک میں سے راستہ حضرت صاحب کے اندرونی مکانات کو جاتا ہے۔ تا کہ وہاں حضرت صاحب کے کسی خادم کو لوٹا دے کر پانی اندر سے منگواؤں۔ اتفاقاً اندر سے حضرت صاحب تشریف لائے۔ مجھے کھڑا دیکھ کر فرمایا: آپ کو پانی چاہئے۔ میں نے عرض کی جی ہاں حضور۔ حضور نے لوٹا میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا میں لا دیتا ہوں۔ اور خود اندر سے پانی ڈال کر لے آئے۔ اور مجھے عطا فرمایا''۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی صادق صاحب صفحہ ۳۲۶)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور مغرب کے بعد (بیت) مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے۔ حضور سے ۵/۴ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ بعد میں لاہوری کہلائے آتے گئے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے۔ جس کی وجہ سے میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گیا۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھا لیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کر فرمایا: آؤ میاں نظام الدین صاحب ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہ فرما کر خانہ خدا کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا اور کوئی اندر نہیں گیا''۔

((رفقاء) احمد جلد چہارم صفحہ 99-100)

۞۞۞۞۞۞
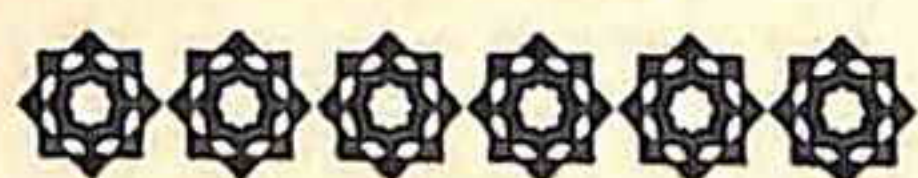
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

بہار آئی ہے اِس وقت خزاں میں ‏ ‏ ‏ لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

ملاحت ہے عجب اس دلستاں میں ‏ ‏ ‏ ہوئے بدنام ہم اِس سے جہاں میں

عدُو جب بڑھ گیا شور وفغاں میں ‏ ‏ ‏ نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہوئے ہم تیرے اَے قادر توانا ‏ ‏ ‏ ترے دَر کے ہوئے اور تجھ کو جانا

ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا ‏ ‏ ‏ مُصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا

کہ تیرا نام ہے غفار و ہادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا ‏ ‏ ‏ کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا ‏ ‏ ‏ کہ جس کا تُو ہی ہے سب سے پیارا

ہوا مَیں تیرے فضلوں کا مُنادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

﴿درثمین﴾

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطالعہ کی اہمیت

تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تحریرات خلفائے سلسلہ کی روشنی میں

(لئیق احمد ناصر چوہدری)

خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''سلطان القلم'' کے آسمانی خطاب سے نوازا اور آپ کے قلم کو ''ذوالفقار علی'' قرار دیا گیا۔ آپ علیہ السلام کی تحریر کی تعریف کرتے ہوئے غیر بھی بے اختیار کہہ اٹھے کہ ''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو، وہ شخص دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز محشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی بیٹریاں تھیں''۔ آیئے زیر نظر مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے بارے میں چند اقتباسات کا مطالعہ کریں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا کس قدر ضروری ہے۔

زندگی بخش باتیں

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لیے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

روح القدس کی تائید

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

''میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے۔ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 483)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے، اس سے اُن کو پاک صاف کروں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 38)

بھاری ذخیرہ معلومات

آپ فرماتے ہیں:-

''سلسلہ تحریر میں مَیں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر پچھتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں

ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 578)

قلمی اسلحہ

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے (دینِ حق) پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے، اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں اور (دینِ حق) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اُس کے دین کی عزت ظاہر ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 38)

تکبر سے بچنے کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اُسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ‘‘۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

از تحریرات حضرت مصلح موعود

قرآن کریم کی تفسیر

’’حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں‘‘۔

(اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 447)

اصلاح نفس کا ایک ذریعہ

’’اصلاح نفس کے لیے دوسری چیز یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ باقاعدہ حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر ہر احمدی یہ فیصلہ کر لے کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کیا کروں گا تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں وہ روشنی اور وہ معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے۔ حتّٰی کہ ایک ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی کتب میں بھی وہ نور اور ہدایت ہے جو قرآن کریم میں ہے‘‘۔

(تقریر دلپذیر۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 93)

ملائکہ کا نزول

’’جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہینِ احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی میں اس کو لے کر پڑھنے کے لیے بیٹھا ہوں، دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا کیونکہ اس قدر نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں

میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحبؑ کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں، ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔ دوسری اگر کوئی کتاب پڑھو تو اتنا ہی مضمون سمجھ میں آئے گا جتنا الفاظ میں بیان کیا گیا ہوگا مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے سے بہت زیادہ مضمون کھلتا ہے''۔

(ملائکۃ اللہ، انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560)

آپ علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھنا ضروری ہے

''اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افضال و انعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں (دینِ حق) میں پائی جاتی ہیں، وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت (دینِ حق) کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے۔ پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں، جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلیٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو، مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کرلے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکے گا جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو، مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو قریب بیٹھا ہو، اگر اپنی آنکھیں بند کرلے۔ ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور ان معارف اور حقائق کو نہ دیکھے جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 15 رجون 1917ء)

ایک ایک لفظ بیش قیمت خزانہ ہے

''حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے...... اس لیے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلے میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لیے انتہائی کوشش صرف کردوں گا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعودؑ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کی تشریحیں ہیں''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925 صفحہ 39)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس

''امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے

بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے"۔

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 283-284)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی مثال

حضرت مصلح موعود نے 10 رجولائی 1931ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے۔ بظاہر اس کا کوئی رُخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رُخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے۔ جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے، اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے اور نہ ہیبت وشوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات قدرتی نظارہ"۔

(روزنامہ الفضل 16 جولائی 1931ء)

از تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

کتب کو کثرت سے پڑھا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا:-

"......پس یہ ہے ایک احمدی کا مقام اور اس کو سمجھنے کیلئے اور اس کو یاد رکھنے کیلئے پہلی اور آخری ضروری چیز یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں............ آج کے مسائل کو حل کرنے کے لیے، آج کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے اور یہ انقلاب عظیم جو اپنے عروج کی طرف حرکت میں آ گیا ہے اس حرکت کا ایک حصہ بننے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔

ایک بات میں بتا دوں اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپ کو اس میں سے نئے معانی نظر آ جائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے۔ آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں۔ قرآن کریم کی یہ تفسیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ پر فدا ہو کر فنافی الرّسول کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے سکھائی اور خدا خود آپؑ کا معلم بن گیا"۔

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 443)

آپ علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں

"پہلی چیز تو یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کو حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے"۔

(مشعلِ راہ جلد دوم صفحہ 203)

درثمین کو کثرت سے پڑھیں

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بالخصوص درثمین کو کثرت سے پڑھیں اور دعا کرنے کی عادت ڈالیں"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 را کتوبر 1970ء)

غیر محدود مضامین

"بعض دفعہ حضور علیہ السلام ایک فقرہ لکھتے ہیں اور آپ ساری عمر بھی گزار دیں تو اس فقرے کا مضمون ختم نہیں ہوگا۔ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کا ایک فقرہ اٹھایا اور پانچ سات خطبات جمعہ اس ایک فقرے پر دے دیئے۔ اتنا مضمون اس کے اندر بھرا ہوا تھا"۔

(مشعلِ راہ جلد دوم صفحہ 471)

ان تحریرات کی قیمت بیان نہیں ہوسکتی

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (دین حق کی) تعلیم کو بڑی خوبی اور بڑے حسن اور بڑی وضاحت سے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ مگر ایسے نوجوان جو اس خزانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو توجہ دلائیں اور بتائیں کہ یہ وہ تعلیم ہے جسے آپ نے پیش کیا ہے۔ یہ وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے جسے آپ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے ہیں جنہیں آپ نے اپنی کتابوں میں بھر دیا ہے۔ اور یہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات ہیں جن پر آپ نے بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے...... پس یہ آپؑ نے اتنے عظیم خدا، اتنے طاقتور خدا، اتنے بلند خدا، اتنے وسعتوں والے خدا، اتنے کبیر خدا اور اتنے رزاق خدا جو ہر صفت میں یکتا اور واحد و یگانہ خدا ہے سے دنیا کو متعارف کرایا اور ہمیں یہ ہدایت فرمائی کہ ہر صفت کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اور قرآن کریم نے کہا ہے کہ تم اپنے قویٰ کی تربیت کر رہے ہوگے تو ان کی ہی تربیت نہیں ہوگی جب تک میری صفات سے اثر پذیر ہونے والے نہیں بنو گے یعنی میری صفات کا رنگ اپنے اندر پیدا نہیں کر رہے ہوگے۔ پس آپ نے عظیم تعلیم (دینِ حق) کی نہایت حسین رنگ میں بڑی واضح بیان کے ساتھ ہمارے سامنے رکھی۔ اس کی قیمت بتاؤں کتنی ہے۔ زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے اس کی بھی وہ قیمت نہیں جو اس کی قیمت ہے"۔

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 208-207)

ان کتب کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی عزت ہوگی

"پس آج آپ کو میری نصیحت یہی ہے اور یہ بڑی بنیادی اور اہم نصیحت ہے اور میں اسے بار بار دہرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں اس کے نتیجہ میں آپ شیطان کے بیسیوں حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی عزت ہوگی اور آپ کی زندگی کے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا"۔

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 42)

روزانہ پانچ رتین صفحات پڑھنے کا عہد کریں

تربیتی کلاس کے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر آپ یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں گے کہ ہم روزانہ پانچ صفحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھیں گے بلکہ میں پانچ کی شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اگر آپ تین صفحات روزانہ پڑھنے کا بھی عہد کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ ہی میں آپ کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے آپ کو اس قدر حصہ ملے گا کہ آپ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اس کے بعد آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے ایسے بندے بن جائیں گے جو اس کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ آپ دنیا کے راہنما اور قائد بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ حاصل کریں گے لیکن اس قیادت اور راہنمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور برکتوں کا حصول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر قرآن کریم سے باہر نہیں ہوسکتا۔ سو میں آپ کو بار بار تاکید کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ تین صفحات روزانہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو اس کی عادت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں آپ کی پڑھائی پر یا اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو آپ کے کام پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ یہ مطالعہ ان پر اچھا اثر ڈالے گا۔ اگر آپ میں کوئی پڑھنے والا ہے تو اس مطالعہ کے نتیجے میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہوگی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہوگا اور پھر وہ دوسرے مضامین کیمسٹری اور انگریزی وغیرہ کو بآسانی سمجھنے لگے گا اور امتحان میں اسے اچھے نمبر ملیں گے اور اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو اس کے کام میں Efficiency پیدا ہو جائے گی''۔

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 45)

روزانہ آپ علیہ السلام کی تحریرات کا مطالعہ کریں

''قرآن کریم کی وہ تفسیر جو آج کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں پائی جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور وہ علوم جو ان کتب میں پائے جاتے ہیں ہر احمدی کی جان اور اس کی روح ہیں اگر آپ ان کتب سے یا ان کتب میں بیان کئے گئے علوم سے ناواقف ہیں تو گو احمدیت تو پھیل کر رہے گی اور اس کو مٹانا مشکل ہوگا۔ لیکن تم ایک ایسے مردہ جسم کی طرح ہو جاؤ گے جس میں جان نہیں ہوگی۔

پس وہ بنیادی نصیحت جو میں اپنے بچوں کو اس وقت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب یا آپ کے ملفوظات کا کوئی حصہ پڑھ لیا کریں۔ ملفوظات سے اگر آپ شروع کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ان میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ عام فہم ہیں اور جن الفاظ میں انہیں اخبارات نے محفوظ کیا ہے وہ بھی آسان اور عام فہم ہیں ان میں مثلاً مختلف سوالات کے جوابات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے گئے یا ان سوالات کا جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے''۔

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 45)

از تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو یاد کریں

''کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لئے آپ نے معین کر دی ہے۔ انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے لئے کھول دی ہے۔ یہ وہی شاہراہ ترقی (دین حق) ہے جس

پہ چل کر ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ یہ وہی رستہ ہے جس رستے سے خدا ملتا ہے۔ بے شمار رحمتیں ہوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر کہ جنہوں نے انانیت کی ساری راہیں بند کر دیں اور عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں۔ ایک ایک شعر، ایک ایک مصرعہ، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس کی سچائی کی گواہی نہ دے۔ حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذبات۔ عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔

جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم دعوۃ الی اللہ کیسے کریں؟ ہمیں دلائل یاد نہیں، ہمیں ملکہ نہیں کہ مناظرہ کرسکیں، ہمیں عربی نہیں آتی، ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں، میں سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اسی کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس کے آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے۔

ایسا پُر اثر کلام، ایسا پاکیزہ کلام، ایسا حکمتوں پر مبنی کلام، خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے متعلق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ:

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ شعر کہا ہوگا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ کے ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہوں گے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ نے اظہار محبت اور عشق کیا''۔ (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 43-44)

از تحریرات سیدنا حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طرف توجہ کریں

''...... اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کیلئے جن کو اُردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں۔ پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کیلئے مسجدوں میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور ایم ٹی اے والوں کو بھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے''۔ (روایت نمبر 407 سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 78)

مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 جون تا یکم جولائی 2004ء)

بے بہا خزانہ

''تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کیلئے، ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004ء)

تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء)

✡✡✡✡✡✡✡✡
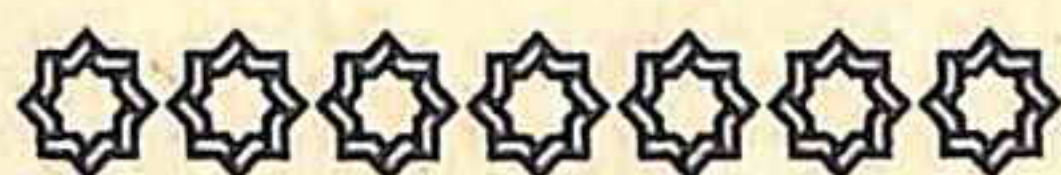
قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں

دِل ہی تو ہے، نہ سنگ و خشت' درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں

دَیر نہیں، حرم نہیں، دَر نہیں، آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہ گذر پہ ہم، غیر ہمیں اُٹھائے کیوں

جب وہ جمالِ دل فروز صورتِ مہرِ نیم روز
آپ ہی ہو نظّارہ سوز پردے میں مُنہ چھپائے کیوں

دَشنۂ غمزہ جاں سِتاں، ناوکِ ناز بے پناہ
تیرا ہی عکسِ رُخ سہی سامنے تیرے آئے کیوں

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

حُسن اور اُس پہ حُسنِ ظن، رہ گئی بُو الہَوس کی شرم
اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیوں

واں وہ غرورِ عزّ و ناز، یاں یہ حجابِ پاس وضع
راہ میں ہم ملیں کہاں، بزم میں وہ بُلائے کیوں

ہاں وہ نہیں خُدا پرست، جاؤ وہ بے وفا سہی
جس کو ہو دین و دل عزیز اُس کی گلی میں جائے کیوں

غالبِؔ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا؟ کیجیے ہائے ہائے کیوں؟

(مرزا اسد اللہ خان غالبؔ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا عشق قرآن

(طارق حیات)

حضرت مسیح موعود کے عاشق صادق، حضرت خلیفۃ المسیح الاول قرآن کریم کے بہت بڑے عاشق تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر جب آپ قادیان ہجرت کر کے تشریف لے آئے تو اس وقت سے وفات تک نہایت مستقل مزاجی سے آپ نے کی ساری زندگی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے میں گذار دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے عشق قرآن کا اپنی تحریرات میں کئی جگہ ذکر فرمایا ہے۔

آئینہ کمالات...... میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مَا اَنَسْتُ فِیْ قَلْبِ اَحَدٍ مَحَبَّۃَ الْقُرْاٰنِ کَمَا اَرٰی قَلْبَہٗ مَمْلُوْءًا بِمَوَدَّۃِ الْفُرْقَانِ"۔

یعنی میں نے کسی کے دل میں اس طرح قرآن کریم کی محبت نہیں پائی جس طرح آپ کا دل فرقان حمید کی محبت سے لبریز ہے۔ (صفحہ ۵۸۶)

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ:

"حضرت اقدس علیہ السلام بار بار مجھے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تفسیر قرآن آسمانی تفسیر ہے۔ صاحبزادہ صاحب ان سے قرآن پڑھا کرو اور ان کے درس قرآن میں بہت بیٹھا کرو اور سنا کرو۔ اگر تم نے دو تین سیپارہ بھی حضرت مولوی صاحب سے سنے یا پڑھے تو تم کو قرآن شریف سمجھنے کا مادہ اور تفسیر کرنے کا ملکہ ہو جائے گا۔ یہ بات مجھ سے حضرت اقدس علیہ السلام نے شاید پچاس مرتبہ کہی ہوگی"۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ ۲۴۴)

جب آپ کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل قرآن کا عشق آپ کے خون میں شامل تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"میری ماں کو قرآن کریم پڑھانے کا بڑا ہی اتفاق ہوتا تھا۔ انہوں نے تیرہ برس کی عمر سے قرآن شریف پڑھانا شروع کیا تھا۔ چنانچہ یہ ان کا

> حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:
> "مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے خدا کی ہی کتاب پسند آئی"۔ (بدر ۱۸ رجنوری ۱۹۱۲)

اثر ہے کہ ہم سب بھائیوں کو قرآن شریف سے بہت ہی شوق رہا ہے''۔

غرضیکہ نہایت چھوٹی عمر میں آپ اس عظیم کتاب کے ساتھ منسلک ہوئے، والدین اور ماحول ایسا ملا کہ جب اس پیاری کتاب سے وابستہ ہوئے تو پھر اسی کے ہو گئے۔ آیئے زیر نظر مضمون آپ کی اپنی زبان سے آپ کے قرآن سے وابستگی کی چند باتوں کا مطالعہ کریں۔

حضور اپنی والدہ محترمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''میں نے اپنے والد یا والدہ سے کبھی کوئی گالی نہیں سنی۔ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں تو یہ گالی دیتی تھیں۔ ''محروم نہ جاویں'' یا ''نامحروم''

اسی طرح فرمایا کہ:

''میری ماں اچھی پڑھی ہوئی اور قرآن شریف کو خوب سمجھتی سمجھاتی تھیں''

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۹۷)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا:

''ہمارے باپ علم کے بڑے ہی قدردان تھے۔ جب ہماری سب سے بڑی بہن کی شادی ہوئی تو ہمارے باپ نے جہیز میں سب سے اوپر قرآن شریف رکھ دیا اور کہا کہ ہماری طرف سے یہی ہے۔ اس قرآن شریف کا کاغذ حریری باریک بڑی محنت اور صرف زر سے میسر ہوا تھا۔ جلالپور جٹاں کے مولوی نور احمد صاحب نے سو روپیہ میں صرف لکھ کر دیا۔ جدول۔ رول۔ آیتیں بنانا۔ رنگ بھرنا۔ سونے کا پانی پھیرنا وغیرہ علاوہ''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۹۶)

> ''میں نے بائبل۔ دساتیر۔ وید وغیرہ تمام مذاہب کی کتابیں پڑھی بھی ہیں۔ سنی بھی ہیں۔ مجھ کو سب سے زیادہ قرآن کریم ہی کی عظمت نظر آئی اور کوئی چیز بھی گمراہی کا موجب نہیں ہو سکی''۔

دراصل یہ آپ کا قرآن کے ساتھ عشق کا آغاز تھا۔ جو والدین کی طرف آپ کو ملا۔ پھر اس کے بعد کی زندگی میں عشق قرآن کا وصف آپ کی ذات میں نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔ جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا چلا گیا۔

آپ فرماتے ہیں:

''جب میں راولپنڈی میں آیا تو ہمارے مکان کے قریب ایک انگریز الیگزنڈر کی کوٹھی تھی۔ ایک شخص مجھ کو وہاں لے گیا۔ اس نے میزان الحق اور طریق الحیوٰۃ دو کتابیں بڑی خوبصورت چھپی ہوئی مجھ کو دیں۔ میں نے ان کو خوب پڑھا۔ میں بچہ ہی تھا لیکن قرآن کریم سے اس زمانہ میں بھی مجھ کو محبت تھی۔ مجھ کو وہ دونوں

کتابیں بہت لچر معلوم ہوئیں''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۰۶)

قرآن کریم کو'' گراں بہا جواہرات کی کان''

قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جناب الٰہی کے انعامات میں سے یہ بات تھی کہ ایک شخص غدر میں' کلکتہ کے تاجر کتب جو مجاہدین کے پاس اس زمانہ میں روپیہ لے جایا کرتے تھے' ہمارے مکان میں اترے۔ انہوں نے ترجمہ قرآن کی طرف یا یہ کہنا چاہئے کہ اس گراں بہا جواہرات کی کان کی طرف مجھے متوجہ کیا جس کے باعث میں اس بڑھاپے میں نہایت شادمانہ زندگی بسر کرتا ہوں''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۷۴، ۷۵)

مسئلہ ناسخ و منسوخ کس طرح حل ہوا۔ فرمایا:

'' مدینہ طیبہ میں ایک تُرک کو مجھ سے بہت محبت تھی۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی کتاب پسند ہو تو ہمارے کتب خانہ سے لے جایا کریں۔ گو ہمارا قانون نہیں ہے مگر آپ کے اس عشق و محبت کی وجہ سے جو آپ کو قرآن کریم سے ہے۔ آپ کو اجازت ہے۔ میں نے کہا کہ مسئلہ ناسخ و منسوخ کے متعلق کوئی کتاب دو۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جس میں چھ سو آیات منسوخ لکھی تھیں۔ مجھے یہ بات پسند نہ آئی۔ ساری کتاب کو پڑھا اور مزا نہ آیا۔ میں اس کتاب کو واپس لے گیا اور کہا کہ میں جوان آدمی ہوں اور خدا کے فضل سے یہ چھ سو آیتیں یاد کر سکتا ہوں مگر مجھے یہ کتاب پسند نہیں۔ وہ بہت بوڑھے اور ماہر شخص تھے۔ انہوں نے ایک اور کتاب دی جس کا نام اتقان تھا اور ایک مقام اس میں بتایا جہاں ناسخ و منسوخ کی بحث تھی۔ خوشی ایسی چیز ہے کہ میں نے فوز الکبیر کو جو بمبئی میں پچاس روپے کی خریدی تھی ابھی پڑھا بھی نہیں تھا۔

میں اتقان کو لایا اور پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا تھا کہ انیس آیتیں منسوخ ہیں۔ میں اس کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا اور میں نے سوچا کہ انیس یا بیس آیتوں کو تو فوراً یاد کر لوں گا۔ گو مجھے خوشی بہت ہوئی۔ مگر مجھ کو ایسا قلب اور علم دیا گیا تھا کہ پھر بھی وہ کتاب مجھ کو پسند نہ آئی۔ اب مجھ کو فوز الکبیر کا خیال آیا کہ اس کو بھی تو پڑھ کر دیکھیں۔ اس کو پڑھا تو اس کے مصنف نے لکھا تھا کہ خدا تعالیٰ نے جو علم مجھے دیا ہے اس میں پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ یہ پڑھ کر تو بہت ہی خوشی ہوئی۔ میں نے جب ان

> ''قرآن میری غذا، میری تسلی اور اطمینان کا سچا ذریعہ ہے اور میں جب تک اس کو کئی بار مختلف رنگ میں پڑھ نہیں لیتا مجھے آرام اور چین نہیں آتا''۔
>
> (ترجمۃ القرآن حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ ۴۶)

پانچ پر غور کی تو خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی کہ یہ ناسخ و منسوخ کا جھگڑا ہی بے بنیاد ہے۔ کوئی چھ سو بتاتا ہے کوئی انیس یا اکیس اور کوئی پانچ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو صرف فہم کی بات ہے۔ میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ قطعی فیصلہ کر لیا کہ ناسخ و منسوخ کا معاملہ صرف بندوں کے فہم پر ہے۔ ان پانچ نے سب پر پانی پھیر دیا۔ یہ فہم جب مجھے دیا گیا تو اس کے بعد ایک زمانہ میں میں لاہور کے اسٹیشن پر شام کو اترا۔ بعض اسباب ایسے تھے کہ (بیت) میں گیا۔ شام کی نماز کے لئے وضو کر رہا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی میاں علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن مجید و حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ و منسوخ کیا بات ہے۔ میں نے کہا کچھ نہیں۔ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے۔ گو میر ناصر کے استاد تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہوگا۔ یہ ان دنوں جوان تھے اور بڑا جوش تھا۔ میں نماز میں تھا۔ اور وہ جوش سے ادھر ادھر ٹہلتے رہے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کہا ادھر آؤ۔ تم نے میرے بھائی کو کہہ دیا کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں۔ میں نے کہا ہاں نہیں ہے۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے ابو مسلم اصفہانی کی کتاب پڑھی ہے۔ وہ (......) بھی قائل نہ تھا۔ میں نے پھر کہا پھر تو ہم دو ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ سید احمد کو جانتے ہو۔ مراد آباد میں صدر الصدور ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں رامپور، لکھنو اور بھوپال کے عالموں کو جانتا ہوں ان کو نہیں جانتا۔ اس پر کہا کہ وہ بھی قائل نہیں۔ تب میں نے کہا کہ بہت اچھا۔ پھر ہم اب تین ہو گئے۔ کہنے لگا کہ یہ سب بدعتی ہیں۔ امام شوکانی نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے۔ میں نے کہا تم دو ہو گئے۔ میں ناسخ و منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں۔ تم کوئی آیت پڑھ دو جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے پڑھ دے تو کیا جواب دوں۔ خدا تعالیٰ ہی سمجھائے تو بات بنے۔ اس نے ایک آیت پڑھی۔ میں نے کہا کہ فلاں کتاب نے جس کے تم بھی قائل ہو اس کا جواب دیا ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ پھر میں نے کہا اور پڑھو تو خاموش ہی ہو گیا۔ علماء کو یہ وہم رہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہتک ہو۔ اس لئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ چپ رہے۔ اس کے بعد پھر بھیرہ میں ایک شخص نے نسخ کا مسئلہ پوچھا اور میں نے اپنے فہم کے مناسب جواب دیا اور کہا کہ پانچ کے متعلق میری تحقیق نہیں۔ تو اس دوست

> ''خدا تعالیٰ مجھے بہشت اور نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تا کہ حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں، پڑھاؤں اور سنوں''۔ (تذکرۃ المہدی صفحہ ۲۴۶)

نے کہا کہ آپ ان پانچ پر نظر ڈال لیں۔ میں نے تفسیر کبیر رازی میں بہ تفصیل ان مقامات کو دیکھا تو تین مقام خوب میری سمجھ میں آ گئے اور دو سمجھ میں نہ آئے۔ تفسیر کبیر میں اتنا تو لکھا ہے کہ شدت اور خفت کا فرق ہو گیا ہے۔ پھر میں ایک مرتبہ ریل میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ جیسے بجلی کوند جاتی ہے۔ میں نے پڑھا کہ فلاں آیت منسوخ نہیں ہے۔ میں بڑا خوش ہوا کہ اب تو چار مل گئیں۔ صرف ایک ہی رہ گئی۔ بڑی بڑی کتابوں کا تو کیا، میں چھوٹ بھیوں کی بھی پڑھ لیتا ہوں۔ اس طرح پر ایک کتاب میں وہ پانچویں بھی مل گئی اور خدا کے فضل سے مسئلہ ناسخ و منسوخ حل ہو گیا''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۲۴-۱۲۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک مرتبہ ایک سفر کے دوران بیمار ہو گئے اور ان کا خیال تھا کہ فلاں صاحب مدد کر دیں گے اس طرح میں اپنی منزل پر پہنچ پاؤں گا۔ مگر جب ان صاحب کی طرف سے بے توجہگی ظاہر ہوئی تو فرماتے ہیں کہ:

''اب میں لا الہ الا اللہ کی طرف متوجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو دوسرے پر امید رکھتا ہے بڑی غلطی کرتا ہے۔ اب میری امید گاہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تھا۔ اتنے میں دیوان لچھمن داس نام جوان دنوں فوجی افسر تھے گزرے۔ انہوں نے جب مجھے دیکھا تو معاً اتر پڑے اور کہا کہ کیا تکلیف ہے؟ میں نے کہا کہ میرے ایک پھنسی ہے اس لئے میں سوار نہیں ہو سکتا۔ آپ تشریف لے چلیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو یہاں اس حالت میں چھوڑ کر ہم آگے چلے جائیں۔ غرضیکہ وہ اتر کر میرے پاس ہی بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے۔ اتنے میں انکی پالکی آئی۔ انہوں نے میرے پاس سے اٹھ کر اپنے آدمی کو علیحدہ لے جا کر کچھ حکم دیا اور اس کے بعد خود گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے۔ ان کا آدمی پالکی لے کر میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ پالکی میں سوار ہو جائیں اور یہ پالکی جموں واپس ہونے تک آپ کے ساتھ رہے گی۔ میں نے اس کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھا اور سوار ہو گیا۔ اس میں خوب آرام کا بستر بچھا ہوا تھا۔ میں اس میں لیٹ گیا اور شکریہ میں قرآن شریف کی تلاوت شروع کی۔ وہ ایک مہینہ کا سفر تھا۔ میں، الحمد للہ، جلدی ہی اچھا ہو گیا اور میں نے پالکی کو رخصت کرنا چاہا۔ لیکن پالکی برداروں اور ان کے ہمراہی افسر نے کہا کہ ہم کو دیوان جی کا حکم ہے کہ جب تک آپ جموں واپس نہ پہنچیں ہم آپ کی خدمت میں رہیں۔ میں نے اس ایک مہینہ میں چودہ پارے قرآن شریف کے یاد کر لئے۔ جب ہم جموں واپس پہنچے تو میں نے پالکی برداروں اور ان کے افسر کو انعام دینا چاہا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہم انعام لے چکے ہیں۔ ہم کو اسی دن دیوان جی نے انعام اور خرچ کے لئے کافی روپیہ دے دیا تھا اور ان کا حکم ہے کہ آپ سے کچھ نہ لیں۔ میں نے اس افسر کو بہت سمجھایا کہ ان کو اطلاع کرنے کی ضرورت

نہیں۔مگر اس نے تو اور اپنے پاس سے کسی قدر روپیہ نکال کر میرے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ جو روپیہ انہوں نے خرچ کے واسطے دیا تھا وہ بھی سب خرچ نہیں ہوا اور اب ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ ان کو واپس دیں۔ چنانچہ اس نے وہ روپیہ واپس نہ لیا اور میں نے خدا تعالیٰ کا فضل یقین کر کے وہ روپیہ لے لیا۔ پھر اس کے بعد دیوان لچھمن داس نے میرے ساتھ اس قدر نیکیاں کیں کہ ان کے بیان کرنے کے لئے بڑے وقت کی ضرورت ہے''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۶۹،۱۷۰)

آپ فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ میں نے ان سے (کچھ ہندوؤں سے۔ناقل) کہا آؤ ہم تمہیں قرآن سنائیں۔ وہ سب ہندو تھے۔ میں نے دو ایک روز انہیں قرآن سنایا۔ایک شخص جس کا نام رتی رام تھا اور وہ خزانہ کا افسر تھا اور افسر خزانہ کا بیٹا بھی تھا۔اس نے عام مجلس میں کہا کہ دیکھو ان کو قرآن شریف سنانے سے روکو ورنہ میں مسلمان ہو جاؤں گا۔قرآن شریف بڑی دلربا کتاب ہے اور اس کا مقابلہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور نورالدین کے سنانے کا انداز بھی بہت ہی دلفریب اور دلربا ہے''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۷۸،۱۷۹)

سب سے بڑا علم کا خزانہ قرآن کریم ہے۔اگر انسان اسے پڑھ سکتا ہے تو پھر تمام دنیا کے علوم اس کے سامنے کچھ مشکل نہیں رہتے۔فرمایا:

''میرے استاد نے مجھ سے کہا کہ تم قانون (قانون شیخ) کس طرح پڑھو گے؟ میں نے کہا کہ میں تو قرآن شریف پڑھ سکتا ہوں۔ قانون کی کیا حقیقت ہے؟''

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۱۳)

قرآن کی عظمت کے متعلق فرماتے ہیں:

''میں نے دنیا کے جملہ مذاہب کی کتابیں پڑھیں اور سُنی ہیں۔ ژند۔ پاژند۔ سفرنگ۔ دساتیر۔ بائیبل۔ وید۔ گیتا وغیرہ کتابوں پر بہت ہی غور کیا ہے۔دنیا کی تمام کتابوں کی اچھی باتوں کا خلاصہ اور بہتر سے بہتر خلاصہ قرآن کریم ہے''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۱۴)

قرآن کے ذریعہ گناہ سے محفوظ و مامون ہونے کا ایک نسخہ حضور ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ میرے دل میں کسی گناہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ میں نے بہت سی حمائلیں لے کر اپنی ہر ایک جیب میں ایک ایک حمائل رکھی۔ ایک حمائل ہاتھ میں رکھنے کی عادت ڈالی۔ بستر ے پر۔ سامنے الماری پر۔ مکان کی کھونٹیوں پر۔ غرض کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں قرآن سامنے نہ ہو۔ پس جب وہ خیال آتا تو قرآن سامنے ہوتا کہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ نفس تنگ ہو گیا اور اس گناہ کا خیال ہی جاتا رہا''۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۳۰۲)

۞۞۞۞۞

"CURATIVE" The Pioneer of Homoeopathic Combinations!
Body Building COURSE
30 روزہ کورس
Rs. 220/-
باڈی بلڈنگ کورس
کمی خون، دبلے پتلے جسم اور پچکے گالوں والے
کمزور افراد کی نشوونما اور جسمانی توانائی کیلئے
انسان کی شخصیت اور وجاہت کیلئے صحت کا اچھا ہونا لازمی ہے۔ علاوہ ازیں تمام انسانی افعال واعمال اور ذہنی صلاحیتوں کا دارومدار اچھی صحت پر ہے۔ صحت کی بہتری کیلئے کورس کے ساتھ ساتھ اچھی خوراک مثلاً دودھ، پھل اور گوشت وغیرہ کا استعمال اور حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل مثلاً بروقت سونا اور جلد بیدار ہونا صبح کی سیر، ہلکی پھلکی ورزش، ہاضمہ کا خیال رکھنا اور صفائی و غسل کا اہتمام بھی ضروری ہے۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے -/60 روپے جمع کر کے منی آرڈر کر کے کورس منگوا سکتے ہیں
DWARFISHNESS COURSE
100 روزہ کورس
Rs. 250/-
چھوٹا قد کورس
قد کا چھوٹا ہونا، جسم کی کمزوری اور بونا پن، لڑکوں اور لڑکیوں
کی رُکی ہوئی نشوونما وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر کورس
مختلف وجوہات کے باعث بے نالی غدودوں (Ductless Glands) کے فعل میں رکاوٹ اور ہارمونز کی کمی کی وجہ سے نشوونما میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ 10 سال سے زائد لڑکے لڑکیوں کی عمر کے جس حصہ میں بھی قد کے چھوٹے ہونے کا احساس ہو، اُسی وقت سے اس کا علاج شروع کر دینا چاہیے کیونکہ چھوٹی عمر میں یہ علاج زیادہ مفید اور مؤثر ہوتا ہے۔ تاہم یہ کورس لڑکوں میں تقریباً 19 سال اور لڑکیوں میں 17 سال کی عمر تک مؤثر رہے۔ دوا جتنے مناسب وقت پر شروع کی جائے گی قد بڑھانے میں اُسی قدر مؤثر ہوگی۔
Tel: 047-6214576
6213156, 6211283
Fax: 047-6212299
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
CMC
CURATIVE

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
ربوہ
ریلوے روڈ
6214750
6214760
اقصیٰ روڈ
6212515
6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobil:0300-7703500

ماہنامہ ''خالد''

بانئ خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود کے ایک خطاب کا کچھ حصہ جو کہ آپ نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقعہ پر مؤرخہ ۷ رنومبر ۱۹۵۴ء کو فرمایا۔ اس خطاب میں آپ نے ماہنامہ ''خالد'' سے جن توقعات کا اظہار کیا آیئے ان کا مطالعہ کریں۔ مدیر

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

''............... بجٹ پر بحث کرتے ہوئے جو سوالات پیش ہوئے ان میں سے ایک اہم سوال ''خالد'' کی اشاعت کا تھا۔ ابھی ہماری جماعت کی جس قسم کی حالت ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں زیادہ رسالوں کی اشاعت پسند نہیں کرتا، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر رسالے نکلیں اور جماعت کو ان کی اشاعت کی طرف توجہ نہ ہو تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا لیکن اگر ان رسالوں سے جماعت کے اندر لکھنے کا شوق پیدا ہو جائے اور کوئی کسی رنگ میں لکھے اور کوئی کسی رنگ میں، تو یہ بے شک ایک مفید کام ہو سکتا ہے۔ جب ''خالد'' کی اشاعت کی تجویز ہوئی تھی تو اس وقت میں نے کہا تھا کہ اگر خدام اس کو چلا سکیں تو بے شک چلا لیں لیکن مجھے انشراح نہیں اور آج جو اس کی خریداری کی رپورٹ پیش کی گئی ہے اس سے میرے اس شبہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں چالیس سال تک کی عمر والے افراد کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہوگی۔ ان میں سے اگر عورتوں کو الگ کر دیا جائے تو پچاس ہزار مرد رہ جاتے ہیں اور پھر اگر چھوٹی عمر کے لڑکوں کو نکال دو تو پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر والے نوجوان ہماری جماعت میں پچیس ہزار کے قریب ہوں گے۔ اب اگر دو فی صدی ''خالد'' کے خریدار ہوں تو اس رسالہ کی خریداری پانچ سو ہونی چاہیے۔ اگر پانچ فیصدی خریدار ہوں تو ساڑھے بارہ سو خریداری ہونی چاہیے۔ اگر دس فیصدی خریدار ہوتے تو اس کی اشاعت اڑھائی ہزار تک ہوتی، مگر ایسا نہیں ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ علمی ذوق ابھی ہماری جماعت میں پیدا نہیں ہوا جو ہونا چاہیے۔

......پس ''خالد'' کی یا تو خدام کو ضرورت نہیں اور اگر ضرورت ہے تو اس کی خریداری بڑھاؤ اور کم سے کم اپنے اندر یہ بیداری پیدا کرو کہ اس میں مضمون لکھا کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں پندرہ بیس ہزار نوجوان ایسا ہوگا جس کی مڈل سے اوپر تعلیم ہوگی اور اس قدر تعلیم رکھنے والے بھی اگر لکھنے کی مشق کریں تو بڑا اچھا لکھ سکتے ہیں بلکہ بعض مڈل پاس تو میٹرک پاس نوجوانوں سے بھی زیادہ کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ میں جب اسکول میں

پڑھتا تھا تو مرزا برکت علی صاحب جو بھائی عبدالرحیم صاحب کے بڑے لڑکے ہیں وہ میٹرک والوں کو پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ خود مڈل پاس تھے اور افسروں کو تسلی تھی کہ وہ اچھا پڑھاتے ہیں۔ پھر اپنی زبان میں تو ہر انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرسکتا ہے خواہ اس کی تعلیم ہو یا نہ ہو۔ اگر پہلے شاعروں اور مضمون نویسوں کو دیکھا جائے تو ان میں اتنی بھی لیاقت نہیں تھی جتنی ہمارے عام لکھے پڑھے نوجوانوں میں پائی جاتی ہے لیکن شوق اور مشق کی وجہ سے وہ آگے نکل گئے۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان بھی مضمون نویسی کی مشق کریں تو آہستہ آہستہ وہ بڑے اچھے مضمون نگار بن سکتے ہیں۔ اس کے لیے شروع میں وہ اتنا ہی کریں کہ کوئی چٹکلہ ذہن میں آجائے تو وہی لکھ کر ''خالد'' میں بھجوادیں اس طرح اور بھی کئی اس بحث سے لطف اندوز ہوں گے۔...... بعض باتیں خواہ لطیفہ کے طور پر ہوں، وہی لکھ دی جائیں۔ اگر ہر نوجوان یہ سمجھ لے کہ میں نے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے تو اس سے ایک تو اسے لکھنے کی مشق ہوگی۔ دوسرے اس کے نتیجہ میں رسالہ بھی دلچسپ ہوجائے گا۔ مثلاً وہ یہی لکھ دے کہ فلاں مولوی نے مجھ سے یہ بات پوچھی تھی مگر مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔ اس کے لیے رسالہ والے ایک ''سوال و جواب'' کا عنوان قائم کردیں جس کے نیچے اس قسم کے سوالات درج ہو جایا کریں اور پھر دو دو تین تین سطروں میں ہر سوال کا جواب دیا جائے۔ پس اگر اور کچھ نہ لکھ سکو تو اتنا ارادہ ہی کرلو کہ ہم نے رسالہ میں کوئی نہ کوئی سوال ضرور بھجوانا ہے۔ اس کے بعد جب رسالہ میں تمہارے سوال کا جواب آجائے گا تو لازماً تمہیں اپنے رسالہ سے دلچسپی پیدا ہوجائے گی۔ پس ''خالد'' سے تم کم سے کم اتنا فائدہ تو اٹھاؤ کہ سوالات لکھ کر بھجواؤ یا دلچسپ واقعات ہوں تو وہی بھجوادیے۔ ......پس اگر اپنے رسالہ کو ترقی دینا چاہتے ہو تو اس کی کوئی نہ کوئی حیثیت بناؤ۔ یا تو اسے ایسا شاندار علمی پرچہ بناؤ کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ اگر میں نے ایسا قیمتی رسالہ نہ خریدا تو علم سے محروم ہو جاؤں گا اور یا پھر اس رسالہ کو عالمگیر حیثیت دو اور ہر شخص سے کہو کہ وہ اس رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے۔ چاہے کوئی سوال ہی ہو۔ اگر تم اس رسالہ کو ایسی شکل دے دو کہ ہر نوجوان اس کو اپنا رسالہ سمجھے۔ کوئی سوال بھیج رہا ہو، کوئی سوال کا جواب بھجوا رہا ہو، کوئی اپنی مشکلات کا ذکر کر رہا ہو، تو انہیں یہ رسالہ اس طرح معلوم ہوگا جس طرح گھر کے سب افراد مل کر بیٹھے ہوئے ہوں تو خاوند اپنی مشکلات کا ذکر کرتا ہے کہ آج دفتر میں مجھے یہ یہ مشکل پیش آئی تھی۔ بیوی اپنے واقعات کا ذکر کرتی ہے۔ لڑکیاں اپنے اپنے حالات بیان کرتی ہیں۔ غرض سب اپنی باتیں کرتے ہیں اور دلچسپی سے ایک دوسرے کی گفتگو سنتے ہیں۔ اسی طرح جب تم رسالہ کھولو تو تمہیں یوں معلوم ہو کہ ہمارا ایک خاندان ہے جس کے افراد بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے ہوں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ پچیس تیس سال کی عمر میں تم ''الفضل'' میں مضامین لکھنے کے قابل ہو جاؤ گے

مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں میں علمی شغف کم ہو گیا ہے۔ اس نقص کا ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ وہ اس رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں۔

جس طرح خدام سے خدمت خلق کا کام لیا جاتا ہے اور یہ خدمت خلق کا کام ان کے فرائض میں شامل ہے اسی طرح یہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہو کہ انہوں نے اپنے رسالہ کے لیے یا الفضل اور فرقان کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے۔ اگلے سال جب تمہارا سالانہ اجتماع ہو گا تو تم سے دریافت کیا جائے گا کہ بولو اس سال تم نے کس کس اخبار میں مضمون لکھا ہے اور تمہارا فرض ہو گا کہ تم وہ رسالے اور اخبارات اپنے ساتھ لاؤ جن میں تم نے اپنے مضامین شائع کروائے ہوں۔ ضروری نہیں کہ کوئی علمی مضمون ہی ہو بلکہ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ مجھے کھانسی ہے اگر کسی دوست کو کوئی نسخہ معلوم ہو تو مجھے بتایا جائے۔ یہ اعلان جس پرچہ میں شائع ہو وہ پرچہ اپنے ساتھ لے آئے اور کہے کہ میں نے فلاں پرچہ میں یہ اعلان شائع کروایا تھا۔ غرض ہر نوجوان نے کوئی نہ کوئی اخبار پکڑا ہوا ہو، تاکہ وہ بتا سکے کہ اس نے دوران سال میں اپنے اس فرض کو ادا کیا ہے۔ چاہے صرف اتنی ہی خبر ہو کہ میں مہاجر ہوں میرا فلاں بھائی نہیں ملتا۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ جب وہ ابتدا کر دے گا تو آہستہ آہستہ مضامین لکھنے کے متعلق اس کے اندر دلیری پیدا ہو جائے گی۔ یہ طریق جو میں نے تمہیں بتایا ہے یہ اتنا آسان ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی معمولی تعلیم یافتہ ہو بلکہ خواہ کوئی ان پڑھ ہو تو وہ بھی کچھ نہ کچھ لکھوا کر شائع کرا سکتا ہے۔ مثلاً یہی لکھوا دے کہ میں فلاں دن (بیت الذکر) میں نماز پڑھنے گیا تھا کہ میری جوتی کسی نے اٹھا لی۔ دوستوں کو اپنے جوتوں کی حفاظت کرنی چاہیے اور انہیں کسی محفوظ جگہ پر رکھ کر نماز پڑھنی چاہیے۔ اس قسم کی معمولی باتوں کے لیے کسی بڑے علم یا تجربہ یا مشق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پڑھے لکھے تو الگ رہے اَن پڑھ بھی بڑے شوق سے اس میں حصہ لینا شروع کر دیں گے بلکہ ہم نے تو دیکھا ہے اَن پڑھ جتنی احتیاط کے ساتھ اپنا خط پڑھوا کر سنتا ہے، پڑھا لکھا اتنی احتیاط اور توجہ سے نہیں پڑھتا۔...... اگر تم پہلی دفعہ اس قسم کا مضمون لکھو گے اور وہ رسالہ یا اخبار میں چَھپ جائے گا تو تمہیں خوشی ہو گی جیسے تمہیں بادشاہت مل گئی ہے۔ پھر تم اور لکھو گے پھر اور لکھو گے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ تم خوب لکھنے لگ جاؤ گے۔ پس تم نے اگر ''خالد'' جاری کیا ہے تو تم اس کی خریداری بڑھاؤ۔ دوسرے ہر نوجوان کا یہ فرض قرار دو کہ وہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے اور اگر کوئی خادم سال بھر میں بھی کچھ نہ لکھے تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا''۔

(ماہنامہ ''خالد'' نومبر 1955ء)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ

پیدائش: ۱۸۵۹ء (اندازاً) بیعت: ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء ۲۰/اگست ۱۹۴۱ء بعمر ۷۹ سال

(مکرم شفیق احمدججہ صاحب)

آپ باغپت ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مشتاق احمد صاحب تھا اور آپ کا اصلی علاقہ ضلع مظفر نگر یوپی ہے۔

آپ عدالت کپورتھلہ میں اپیل نویسی کا کام کرتے تھے۔ اس زمانے میں عدالت کی طرف سے صرف ایک ہی اپیل نویس کی اجازت ہوتی تھی اس لئے خاصی معقول آمدنی ہوجاتی تھی۔ اسی طرح سر رشتہ داری کا کام بھی آپ ہی کرتے تھے۔ اس کام میں چونکہ ملازمت والی پابندی نہیں ہوتی تھی اس لئے حسب دلخواہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوجاتے تھے۔ آپ چونکہ صحیح معنوں میں منشی (انشاء پرداز) تھے اس لئے خوب زود نویس بھی تھے اور خط بھی نہایت پاکیزہ تھا۔ علاوہ اور خوبیوں کے یہ خوبیاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب کا باعث بن گئیں۔ جیسا کہ ذکر ملتا ہے کہ:

☆ کئی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کئی اشتہار و مضامین آپ کو بول کر لکھواتے تھے۔

☆ اسی جنگ مقدس (عبداللہ آتھم) کے مباحثے کے پرچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بولتے جاتے، آپ اور حضرت خلیفہ نور الدین جمونی صاحب ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں آپ کا ذکر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا نام ۳۱۳ رفقاء کی فہرست میں شامل فرمایا ہے جو آئینہ کمالات (......) اور انجام آتھم میں درج ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے بارے میں تحریر فرمایا:

''حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب: یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں وفاداری کی علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذّت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار حصول فیض کا ہے اور

حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جزاهم الله خير الجزاء"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ: ۴۳۲، ۴۳۳)

دِلّی میں مباحثہ کے لئے کتب کی فراہمی

دِلّی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مباحثہ مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی کے ساتھ ہوا تھا۔ اس موقعہ پر اہل دلی والوں کی طرف سے تعاون تو دور کی بات، وہاں کے لوگوں نے بہت بدتہذیبی کا مظاہر کیا، گالیاں دیں اور برا بھلا کہا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب مباحثہ میں حوالہ جات پیش کرنے کے لئے کتب لینے کے لئے مولوی محمد حسین صاحب فقیر، جو شریف آدمی تھے، کے پاس گئے۔ مولوی صاحب گھر نہ ملے اور ان کے بچوں نے حضرت منشی صاحب کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ جب حضرت منشی صاحب واپس آرہے تھے تو مولوی صاحب نظر آ گئے انہوں نے ان کو دیکھ کر اپنے پاس اشارے سے بلایا اور کہا:-

"اگر آپ کسی سے ذکر نہ کریں تو جس قدر کتابیں مطلوب ہوں میں دے سکتا ہوں میں نے کہا آپ اتنا احسان فرمائیں تو میں کیوں ذکر کرنے لگا۔ کہنے لگے جب مرزا صاحب مولوی نذیر حسین سے قسم لینے کیلئے جامع مسجد میں بیچ کے دروازے میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت میں دیکھتا تھا کہ انوار الٰہی آپ پر نازل ہوتے ہیں اور ان کی پیشانی سے شان نبوت عیاں تھی مگر میں اپنی اس عقیدت کو ظاہر نہیں کرسکتا"۔

((رفقاء) احمد: جلد ۴ صفحہ ۲۳)

حضرت منشی صاحب کی روایات

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے کئی روایات بیان فرمائی ہیں جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:-

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی جمع تھے۔ جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگانے شروع کئے۔ اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ عشاء کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے۔ اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا۔ اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا۔ کہ تم

حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں۔ اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمان صاحب یا کسی اور سے ٹھیک طرح یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا۔ اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو پھر میں لے آیا''۔

((رفقاء) احمد جلد ۴ صفحہ ۱۸۰)

فرماتے ہیں:-

''میں اور منشی اروڑا صاحب اکٹھے قادیان میں آئے ہوئے تھے۔ اور سخت گرمی کا موسم تھا۔ اور چند دن سے بارش رُکی ہوئی تھی۔ جب ہم قادیان سے واپس روانہ ہونے لگے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا صاحب مرحوم نے حضرت صاحب سے عرض کیا ''حضرت گرمی بڑی سخت ہے دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو'' حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا ''اچھا اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی''، مگر ساتھ ہی میں نے ہنس کر عرض کیا کہ حضرت یہ دعا انہی کے لئے کریں میرے لئے نہ کریں۔ اس پر حضرت صاحب پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا۔ منشی صاحب فرماتے تھے کہ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل کا نام ونشان تک نہ تھا۔ مگر ابھی ہم بٹالہ کے راستہ میں یکہ میں بیٹھ کر تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ سامنے سے ایک بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ راستے کے کناروں پر مٹی اٹھانے کی وجہ سے جو خندقیں بنی ہوئی تھیں۔ وہ پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اس کے بعد ہمارا یکہ جو ایک طرف کی خندق کے پاس سے چل رہا تھا یک لخت الٹا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی اروڑا صاحب خندق کی طرف کو گرے۔ اور میں اونچے راستہ کی طرف گرا۔ جس کی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر اور نیچے سب پانی ہی پانی ہو گیا۔ اور میں بچ رہا۔ چونکہ خدا کے فضل سے چوٹ کسی کو بھی نہیں آئی تھی۔ میں نے منشی اروڑا صاحب کو اوپر اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا ''لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرالو۔'' اور پھر ہم حضرت صاحب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے آگے روانہ ہوئے''۔

((رفقاء) احمد جلد چہارم صفحہ ۹۶، ۹۷)

فرماتے ہیں:-

''ایک طالب علم محمد حیات نامی کو پلیگ ہو گیا۔ اس کو فوراً باغ میں بھیج کر علیحدہ کر دیا گیا۔ اور حضور نے

حضرت مولوی نورالدین صاحب کو بھیجا کہ اس کو جا کر دیکھو۔ اسے چھ گلٹیاں نکلی ہوئی تھیں۔ اور بخار بہت سخت تھا اور پیشاب کے راستے خون آتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے ظاہر کیا کہ رات رات میں اس کا مر جانا اَغلب ہے۔ اس کے بعد ہم چند احباب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ محمد حیات کی تکلیف اور مولوی صاحب کی رائے کا اظہار کر کے دعا کے لئے عرض کی کہ حضرت صاحب نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں اور ہم سب روتے تھے۔ میں نے روتے روتے عرض کی کہ حضور دعا کا وقت نہیں سفارش فرمائیں۔ میری طرف مڑ کر دیکھ کر فرمایا۔ بہت اچھا (بیت) کی چھت پر میں، منشی روڑا صاحب اور محمد خان صاحب سوتے تھے۔ دو بجے رات کے حضرت صاحب اوپر تشریف لائے اور فرمایا حیات خان کا کیا حال ہے؟ ہم میں سے کسی نے کہا کہ شاید مر گیا ہو فرمایا کہ جا کر دیکھو۔ اسی وقت ہم تینوں یا اور کوئی بھی ساتھ تھا باغ میں گئے۔ تو حیات خان قرآن شریف پڑھتا اور ٹہلتا پھرتا تھا۔ اور اس نے کہا میرے پاس آجاؤ۔ میرے گلٹی اور بخار نہیں رہا۔ میں اچھا ہوں چنانچہ ہم اس کے پاس گئے تو کوئی شکایت اس کو باقی نہ تھی۔ ہم نے عرض کی کہ حضور اس کو تو بالکل آرام ہے۔ آپ نے فرمایا ساتھ کیوں نہیں لیتے آئے۔ پھر یاد نہیں وہ کس وقت آیا غالباً صبح کو آیا۔ چونکہ اس کے باپ کو تار دیا گیا تھا اور ہم تینوں یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر اجازت لے کر قادیان سے روانہ ہو گئے۔ نہر پر اس کا باپ ملا۔ جو یکہ دوڑائے آرہا تھا۔ اس نے ہمیں دیکھ کر پوچھا کہ حیات کا کیا حال ہے ہم نے یہ سارا قصہ سنایا وہ سنکر گر پڑا دیر میں اسے ہوش آیا۔ اور پھر وہ وضو کر کے نوافل پڑھنے لگ گیا اور ہم چلے آئے۔"

((رفقاء) احمد جلد چہارم صفحہ ۱۷۲، ۱۷۳)

فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی اپنے ایک رشتہ دار کو امروہے سے قادیان ہمراہ لائے وہ شخص فربہ اندام ۵۰، ۶۰ سال کی عمر کا ہوگا اور کانوں سے اس قدر بہرہ تھا کہ ایک ربڑ کی نلکی کانوں میں لگایا کرتا تھا۔ اور زور سے بولتے تو وہ قدرے سنتا۔ حضرت صاحب ایک دن تقریر فرما رہے تھے اور وہ بھی بیٹھا تھا۔ اس نے عرض کی کہ حضور مجھے بالکل سنائی نہیں دیتا میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ مجھے آپ کی تقریر سنائی دینے لگے۔ آپ نے دوران تقریر اس کی طرف روئے مبارک کر کے فرمایا کہ خدا قادر ہے۔ اسی وقت اس کی سماعت کھل گئی۔ اور وہ کہنے لگا حضور مجھے ساری تقریر آپ کی سنائی دیتی ہے۔ اور وہ شخص نہایت خوش ہوا اور نلکی ہٹا دی۔ اور پھر وہ سننے لگ گیا"۔

((رفقاء) احمد جلد چہارم صفحہ ۱۷۹)
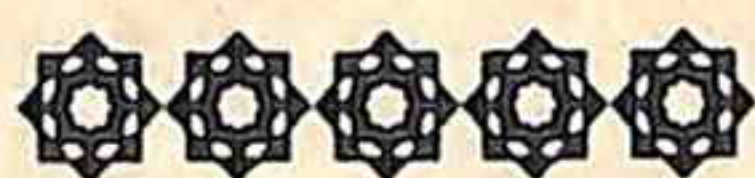
❁❁❁❁❁

ہم حضور کی درازئ عمر اور آپ کی
قیادت میں عالمگیر جماعت کی ترقیات
کے لئے دعا گو ہیں۔

منجانب
قائد مجلس و عاملہ
چک نمبر 170/10-R
تحصیل و ضلع خانیوال

رپورٹ سالانہ تربیتی کلاس 2006ء

(مکرم ومحترم مدثر احمد صاحب مہتمم تربیت)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مومنوں میں بعض ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو دین کا علم سیکھیں اور واپس جا کر اپنی قوم کو سکھائیں۔ اس کے مطابق ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت نوجوانوں کی تربیتی کلاس منعقد ہوتی ہے۔ جس میں انہیں علوم دینیہ کا شغف دلانے کے ساتھ ساتھ شبانہ روز عبادات کی طرف بھی متوجہ کیا جاتا ہے۔ امسال خدا کے فضل واحسان سے شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو یکم جولائی تا 10 جولائی ربوہ کے طلباء کی کلاس کا انعقاد ہوا جس کا افتتاح مکرم ومحترم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید نے فرمایا۔ بیرون از ربوہ طلبا کی کلاس 17 جولائی تا 26 جولائی ہوئی جس کا افتتاح مکرم ومحترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے فرمایا۔ یہ 50ویں سالانہ تربیتی کلاس تھی۔

تدریس

افتتاح کے فوراً بعد تدریس کا آغاز ہوگیا۔ دوران تدریس طلباء کو تقاریر کی مشق بھی کروائی گئی۔ روزانہ ایک گھنٹہ رات کو سٹڈی ٹائم کے لئے مخصوص کیا گیا۔

درج ذیل اساتذہ نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

۱۔ قرآن کریم ناظرہ — مکرم مبارک علی صاحب
۲۔ ترجمۃ القرآن — مکرم امین الرحمٰن صاحب
۳۔ حدیث — مکرم فضل الرحمٰن صاحب
۴۔ فقہ — مکرم وحید رفیق صاحب
۵۔ عربی — مکرم عبدالحق بدر صاحب
۶۔ کلام — مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب
۷۔ مشق تقاریر — مکرم میر انجم پرویز صاحب

مورخہ 25 جولائی 2006ء کو طلباء کا تحریری امتحان ہوا جس میں 970 طلباء شامل ہوئے۔ نتیجہ 70% رہا۔ جبکہ کامیابی کے لئے 50% نمبر تھے۔

لیکچرز مقررین

دوران کلاس درج ذیل تقاریر و لیکچر ہوئے۔

۱۔ نماز باجماعت کی اہمیت
۲۔ تعلق باللہ
۳۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (پاکیزہ جوانی)
۴۔ کیرئیر پلاننگ
۵۔ خدام الاحمدیہ (اغراض ومقاصد)
۶۔ خلافت سے وابستگی
۷۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ادائیگی نماز و دروس

روزانہ صبح طلباء کو نماز تہجد باجماعت پڑھائی جاتی رہی۔ نماز مغرب طلباء بیت المبارک میں ادا کرتے رہے۔ جبکہ باقی نمازیں ایوان محمود میں ہی ہوئیں۔ نماز فجر کے بعد درج ذیل احباب نے درس دیئے۔

۱۔ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب
۲۔ مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب
۳۔ مکرم نصیر احمد انجم صاحب

مجلس سوال وجواب

اس کلاس کے دوران ایک مجلس سوال و جواب

منعقد ہوئی۔ مکرم ظفراللہ خان طاہر صاحب اور مکرم نصیر احمد انجم صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہے۔

کھیل

صبح نماز فجر کے بعد طلباء کو ورزش کروائی جاتی رہی۔ اور نماز عصر کے بعد طلباء فٹبال۔ کرکٹ اور سوئمنگ میں شریک ہوتے رہے۔ دوران کلاس طلباء کو زیارت مرکز کروائی گئی۔ جس میں بیت یادگار، بہشتی مقبرہ، جامعہ احمدیہ کی سیر کروائی گئی۔

علمی مقابلہ جات

دوران کلاس طلباء کو تقریر کی مشق کروائی گئی اور آخر پر مقابلہ تلاوت نظم اور تقریر کروائے گئے۔

ایوان محمود میں طلباء کی سہولت کے لئے کھانے پینے اور دیگر ضروری اشیاء کے لئے اسٹال لگایا گیا۔ جس سے طلباء استفادہ کرتے رہے۔

رجسٹریشن

امسال 49 اضلاع کے 1081 طلباء شامل ہوئے۔

اختتامی تقریب

کلاس کا اختتام 25 جولائی کو شام 4:00 بجے ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تھے۔ آپ نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب سے نوازا۔

انعام حاصل کرنے والے خوش قسمت طلباء

ربوہ

اوّل: ہشام احمد فرمان کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ
دوم: حافظ طاہر احمد دارالصدر شرقی الف
سوم: فیضان احمد دارالرحمت شرقی ب

بیرون از ربوہ

اوّل: محمد لقمان راجن پور
دوم: محمد شعیب اسلم شاہ تاج منڈی بہاوالدین
سوم: حافظ زبیر احمد بیت السلام ملتان

مقابلہ تلاوت

اوّل: حفظ زبیر احمد ملتان
دوم: سرفراز نواز مجوکہ
سوم: حسیب احمد لاہور
حوصلہ افزائی: عمران احمد راولپنڈی۔ محمد سلیمان رحیم یار خان

مقابلہ نظم

اوّل: شیخ راحیل احمد کراچی
دوم: مشہود احمد ملتان
سوم: حافظ مدثر احمد وسیم راولپنڈی
حوصلہ افزائی: اسامہ بلال لاہور۔ شکیل احمد راولپنڈی

مقابلہ تقریر

اوّل: ارسلان احمد راولپنڈی
دوم: نعمان احمد کراچی
سوم: صنعام عزیز فیصل آباد
حوصلہ افزائی: عدیل احمد نارووال

مقابلہ مضمون نویسی

اوّل: مرزا نعیم احمد خانیوال
دوم: شیر محمد ماڈل کالونی کراچی
سوم: حافظ مدثر احمد وسیم راولپنڈی

سائقین

اوّل: عدیل احمد کراچی
دوم: نبیل عبدالشافی لاہور
سوم: سعادت احمد حیدر آباد
چہارم: رفیع احمد سکھر
پنجم: عثمان یوسف قصور

❁❁❁❁

شگفتہ تحریر

(مرسلہ: مکرم شیخ ولید احمد صاحب)

ماں کی مصیبت

ماں بچے کے لئے بیٹھی ہے بچہ انگوٹھا چوس رہا ہے اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے، بچہ حسب معمول آنکھیں کھولے پڑا ہے، ماں محبت بھری نگاہوں سے اس کو تک رہی ہے اور پیار سے حسب ذیل باتیں پوچھتی ہے۔

۱۔ وہ دن کب آئے گا جب تو میٹھی میٹھی باتیں کرے گا۔

۲۔ بڑا کب ہو گا؟ مفصل لکھو۔

۳۔ دولہا کب بنے گا اور دلہن کب بیاہ کر لائے گا؟ اس میں شرمانے کی ضرورت نہیں۔

۴۔ ہم بڈھے کب ہوں گے؟

۵۔ تو کب کمائے گا؟

۶۔ آپ کب کھائے گا اور ہمیں کب کھلائے گا؟ باقاعدہ ٹائم ٹیبل بنا کر واضح کرو۔

بچہ مسکراتا ہے اور کیلنڈر کی مختلف تاریخوں کی طرف اشارہ کرتا ہے تو ماں کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ جب ننھا ہونٹ نکال کر...... رونی صورت بناتا ہے تو یہ بے چین ہو جاتی ہے۔ سامنے پنگھوڑا لٹک رہا ہے، سلانا ہو تو افیون کھلا کر اس میں لٹا دیتی ہے، رات کو اپنے ساتھ سلاتی ہے، باپ کے ساتھ دوسرا بچہ سوتا ہے، جاگ اٹھتا ہے تو جھٹ چونک پڑتی ہے اور محلے والوں سے معافی مانگتی ہے کچی نیند میں رونے لگتا ہے تو بچاری ممتا کی ماری آگ جلا کر دودھ اُبال دیتی ہے۔ صبح جب بچے کی آنکھ کھلتی ہے تو آپ بھی اُٹھ بیٹھتی ہے، اس وقت تین بجے کا عمل ہوتا ہے۔ دن چڑھے منہ دھلاتی ہے، آنکھوں میں کاجل لگاتی ہے اور جی کڑا کر کے کہتی ہے "کیا چاند سا مکھڑا نکل آیا۔ واہ۔ واہ"

(کلیات پطرس بخاری)

گوشت اور ہڈی

ایک کتا اور ایک گدھا اکٹھے چلے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک لفافہ پڑا ملا۔ گدھے نے اُسے اُٹھایا اور کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ لکھا تھا، حامل رقعہ ہذا کو حسب ذیل چیزیں مفت دی جائیں گی۔ بھوسہ، سبز چارہ، چنے......

کتے نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ برادرم ذرا دیکھنا اس فہرست میں نیچے جا کر گوشت اور ہڈی کا ذکر بھی ہو گا۔ گدھا سارا پروانہ پڑھ گیا۔ اس میں کوئی ایسی چیز مذکور نہ تھی۔

کتے نے کہا۔ تب یہ بیکار چیز ہے پھینک دو اسے۔

پارٹی منشوروں میں فقط گدھوں ہی کی بات نہیں ہونی چاہیے۔ کتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

ہم کیوں بھاگیں

ایک خرکار جنگل میں گدھوں پر مال لادے چلا جا رہا تھا کہ ڈاکوؤں کا کھٹکا ہوا وہ گدھوں کو پکارا۔ ''خطرہ! خطرہ!! بھاگو، بھاگو! ڈاکو آ رہے ہیں!'' گدھوں نے کہا۔ تم بھاگو، ہم کیوں بھاگیں۔ ہمیں تو بوجھ ڈھونا ہے تیرا بوجھ ہو یا کسی اور کا ہو۔ اگر مال کے منافع میں کچھ حصہ گدھوں کا بھی ہوتا۔ تو وہ ہرگز ایسی بات نہ کہتے۔

دانا اور غلام عجمی

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرمودہ اَند کہ ایک غلام عجمی ایک کشتی میں بیٹھا جا رہا تھا۔ اس نے پہلے کبھی دریا کی صورت نہ دیکھی تھی۔ بیچ دھارے کے کشتی پر موجوں کے تھپیڑے جو پڑے تو لگا چیخنے چلانے اور واویلا مچانے۔ ہر چند لوگوں نے دلاسا دیا۔ پکڑ پکڑ کر بٹھایا لیکن کسی صورت نہ دل کی بے قراری کو قرار آیا

ایک دانا بھی کشتی میں بیٹھا تھا۔ شیخ سعدی کے زمانے میں دانا اسی طرح جا بجا موجود رہتے تھے جس طرح ہر بس میں ایک کنڈکٹر اور ہر محکمے میں افسر تعلقات عامہ ہوتا ہے۔ اس نے لوگوں کی طرف دادطلب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ تم لوگ کہو تو میں ایک ترکیب سے اسے ابھی خاموش کرا دوں؟ مسافر بے لطف ہو رہے تھے۔

فارسی میں بولے! ''ازیں چہ بہتر''۔ اس پر اُس نے مسافر مذکور کو دریا میں پھنکوا دیا اور جب وہ چند غوطے کھا کر اُدھ موا ہو گیا تو ملاحوں سے کہا۔ اب اسے کشتی میں گھسیٹ لاؤ۔ احتیاط کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ ملاحوں سے پوچھ لیتا کہ بھائیو تمہیں تیرنا بھی آتا ہے؟ فرض کیجئے وہ تیراکی میں اس دانا کی طرح اور ہماری طرح کورے ہوتے۔ غضب ہو جاتا۔ دانا صاحب کی بھد ہو جاتی۔ مقدمہ الگ ان پر چلتا۔ لیکن خیر، ایک ملاح اسے کشتی کے قریب گھسیٹ لایا اور وہ شخص دونوں ہاتھوں سے کشتی کے کنارے کو پکڑ کر اس پر سوار ہو گیا اور آرام سے چپ چاپ ایک کونے میں جا بیٹھا۔ لوگوں نے حیران ہو کر پوچھا۔ اس میں کیا بھید ہے؟ اس زمانے میں لوگ عموماً کند ذہن ہوتے تھے، ذرا ذرا سی بات پوچھنے کے لئے داناؤں کے پاس دوڑے جاتے تھے۔ دانا نے مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے کہا۔ اے سادہ لوحو۔ یہ شخص اس سے پہلے نہ غرق ہونے کی مصیبت جانتا تھا نہ کسی کو سلامتی کا ذریعہ مانتا تھا۔ اب دونوں باتوں سے واقف ہو گیا ہے تو آرام سے بیٹھ گیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا...... لیکن نتیجہ نکالنے کا ہمارے پاس وقت نہیں۔

(ابن انشاء از اردو کی آخری کتاب)

مادے کی قسمیں

مادے کی تین قسمیں ہیں۔ ٹھوس، مائع، گیس۔

ٹھوس کا مطلب ہے ٹھوس۔ جیسے ٹھوس دلائل، ٹھوس اقدامات، ٹھوس نتائج وغیرہ۔

ٹھوس دلائل ایسے دعووں کے لئے لائے جاتے ہیں جو خود کمزور ہوں۔ سب سے ٹھوس دلیل اب تک لاٹھی ہی ثابت ہوئی ہے۔ بھینسوں کے لئے بھی، انسانوں کے لئے بھی۔

ٹھوس اقدامات اتنے ٹھوس ہوتے ہیں کہ کبھی نہیں کئے جاتے۔ بس حکومتیں ان کے ٹھوس وعدے کیا کرتی ہیں۔ ٹھوس نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی حکومتیں بہت دن نہیں رہتیں۔

ٹھوس اشیا اپنی شکل نہیں بدلتیں۔ ہاں دوسروں کی بدل دیتی ہیں۔ پتھر ٹھوس ہے۔ جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے لیکن کسی آدمی کے لگے تو وہ کیسا ہی ٹھوس ہو اس میں سے مائع اور گیس وغیرہ نکلنے لگتے ہیں۔ مائع جیسے آنسو۔ گیس جیسے آہیں، گالیاں وغیرہ۔

مائع

مائع کا مطلب آپ جانتے ہی ہیں لہذا تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پانی بھی مائع ہے۔ دودھ بھی مائع ہے۔ اسی لئے مثل مشہور ہے۔ مائع کو مائع ملے کر کر لمبے ہاتھ۔ بعض اوقات مائع کو مائع میں ملانے کا نتیجہ بڑا ٹھوس نکلتا ہے۔ چنانچہ بعض گوالوں نے اسی فارمولے پر عمل کر کے بڑے بڑے مکان کھڑے کر لئے ہیں۔ یہ قول بھی دودھ والوں ہی پر صادق آتا ہے۔

مائع تیرے تین نام پرسا، پرسو، پرسورام۔

بعض اوقات ٹھوس کو ٹھوس سے ٹکرا کر بھی مائع حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً بھینس کو ڈنڈا ٹکرایا جائے تو مائع دیتی ہے ورنہ نہیں دیتی۔ مائع کو سیال بھی کہتے ہیں جیسے آتش سیال۔ ہیر سیال۔

گیس

گیس کا مطلب بھی ہمارے عزیز طالب علموں سے مخفی نہ ہوگا۔ جسے دیکھو اس کی شکایت لئے پھرتا ہے۔ یہاں ہم اس کے لئے ایک آزمودہ نسخہ درج کرتے ہیں:

اجوائن، کالا نمک، کلونجی اور اطریفل ہم وزن لیجئے اور ہتھیلی پر، اپنی ہتھیلی پر رکھ کر پھانک لیجئے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ سوڈا واٹر بھی مفید ہے۔

گرمیاں آتی ہیں تو کراچی کا محکمہ واٹر سپلائی پانی کے نلکوں میں گیس سپلائی کرنے لگتا ہے۔ اسی لئے لوگ غسل خانوں میں روٹی پکاتے ہیں اور باورچی خانوں میں (پسینہ میں) نہاتے دیکھے جاتے ہیں۔

(ابن انشاء از اردو کی آخری کتاب)

❁❁❁❁❁❁❁

فضل عمر کمیشن شاپ

خلافت جوبلی کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3- سورۃ الفاتحہ۔ (روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ. (2:251) (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (3:9) (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ. (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اس کی طرف۔

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ. (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر۔

9- مکمل درود شریف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

Monthly

KHALID

C. Nagar

Editor:
Mansoor Ahmad Nooruddin

September 2006
Regd. CPL # 75/FD

تصاویر تربیتی کلاس